محرم الحرام

محرم الحرام کی اہمیت

شریعتِ اسلامیہ میں محرم الحرام کی اہمیت کئی پہلوؤں سے ہے

محرم کے لغوی معنی ہیں ممنوع، مقدس، حرام کیا گیا، عظمت والا اور لائقِ احترام ۔ یہ ان چار مہینوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ (التوبہ :36)

خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں (بارہ ہیں یعنی) اس روز (سے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ کتاب خدا میں (برس کے) بارہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں-سورة التّوبة:آیت ۳۶

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہ چار مہینے حُرمت والے ہیں۔ ذوالقعدہ، ذوالج، محرم اور رجب۔ بخاریؒ

حرمت والا مہینہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس مہینے کا احترام کیا جائے۔

اسلام سے قبل بھی اہل مکہ پہلے تین مہینوں میں حج اور چوتھے میں عمرہ کرتے اس لئے ان مہینوں میں جنگ وجدل بند کر دی جاتی تھی اور امن کی ضمانت ہوتی تھی۔

www.NurulQuran.com | nq-international.com | NurulQuran.com/rewards

محرم کے بارے میں احادیث:

○ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أفضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وأفضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلٰوۃ اللیل (ابو داؤد، الترمذی، النسائی)

رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (تہجد) ہے۔

○ عن ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صام یوم عرفۃ کان لہ کفارۃ سنتین ومن صام یوما من المحرم فلہ بکل یوم ثلاثون یوما۔ (رواہ الطبراني ۲۳۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور جو محرم کے روزے رکھے اسے ہر روزہ کے عوض تیس روزوں کا ثواب ملے گا۔

محرم کے بارے میں احادیث:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ :

ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ رمضان کے بعد میں کس ماہ میں روزے رکھوں ؟ آپ نے فرمایا: محرم کے روزے رکھ ! کیونکہ وہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کرلی اور ایک اور قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

عاشورہ کا روزہ

محرم کی دسویں تاریخ کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور برکت کا حامل ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ" ایام جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی۔ پھر ہجرت مدینہ کے بعد بھی آپؐ نے یہ روزہ رکھا اور (صحابہ کرامؓ کو بھی) رکھنے کا حکم دیا البتہ جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے اب اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔" (صحیح مسلم:2637)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ (صحیح مسلم:2746)

"میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عاشورہ کے دن کے روزے کے بدلے گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا۔"

حضرت ابو قتادہؓ ہی سے روایت ہے:

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ (صحیح مسلم :2747)

عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: "یہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

"جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشور کا روزہ رکھتے دیکھا تو پوچھا تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو، انھوں نے جواب دیا یہ عظمت والا دن ہے ،اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون

اور اسکی قوم کو غرق کر دیا تو حضرت موسیٰؑ نے بطورِ شکر اس دن کا روزہ رکھا تو اس لئے ہم بھی یہ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا: "موسیٰ سے تمہاری نسبت ہم زیادہ قریب ہیں" اس لیے نبی ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم:2658)

روزے میں یہود کی مشابہت سے بچنے کا حکم

یہود کی مشابہت سے بچنے کے لیے آپؐ نے دس کے ساتھ نو محرم کے روزے کو ملانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ وہ دن ہے جس کی یہود اور نصاریٰ عزت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: ''جب اگلا سال آئے گا اگر اللہ نے چاہا تو ہم نو تاریخ کا روزہ (بھی) رکھیں گے۔'' (صحیح مسلم:2666)

لیکن اگلا محرم آنے سے قبل ہی آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ چنانچہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنا افضل ہے۔ کسی وجہ سے نو محرم کا روزہ نہ رکھا جا سکے تو گیارہ محرم کا روزہ ساتھ رکھنا چاہیئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ ادنیٰ مشابہت سے بھی بچنا چاہیئے خواہ وہ عبادات میں ہو یا عقائد میں، عادات واطوار میں ہو یا رسم و رواج میں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ تَشَبَّهَ بِقَوۡمٍ فَهُوَ مِنۡهُمۡ (سنن ابی داؤد) ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ انہی میں سے ہے۔''

واقعاتِ محرم:

❁ ماہِ محرم کو بعض تاریخی واقعات کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

☆ فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات ملی۔ (صحیح مسلم:2658)

☆ عام الفیل کا مشہور واقعہ اسی مہینہ میں پیش آیا، جس میں ابرہہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے آیا تھا۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

☆ حضرت عمرؓ قاتلانہ حملے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے یکم محرم سنہ 23 ہجری کو شہید ہوئے۔

☆ حضرت حسینؓ اپنے خاندان کے بہت سے افراد کے ہمراہ دس محرم الحرام سنہ 61 ہجری کو میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

☆ سنہ 17 ہجری میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے توجہ دلانے پر حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور حضرت علیؓ کے مشورہ سے رسول اللہ ﷺ کے واقعۂ ہجرت کو اسلامی سنہ کی ابتداء قرار دیا اور چونکہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا آغاز ماہِ ذوالحج کے آخر میں ہوا تھا اور اس کے بعد جو چاند نکلا وہ محرم کا تھا، اس لئے حضرت عثمانؓ کے مشورے سے محرم کو اسلامی سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔ (فتح الباری)

محرم کا پیغام:

اس مقدس مہینے کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ اسلامی کیلنڈر کا یہ پہلا مہینہ ہے۔ نئے سال کی ابتدا کرتے ہوئے اس مہینے کے آغاز میں خوشی اور مبارک سلامت کے جذبات کا اظہار ایک فطری امر ہے۔ چنانچہ اس مہینے کا یہ حق ہے کہ اسے نئ اُمنگوں، بھرپور اُمیدوں، تازہ ولولوں اور پُر خلوص دعاؤں کے ساتھ شروع کیا جائے۔

سال تو اللہ کے حکم کے مطابق آتے اور گزرتے رہیں گے مگر اس وقت کو انسان نے کس طرح اور کن حالات میں گزارا، وہ باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ آنے والا محرم ہمیں پیغام دے رہا ہے کہ اپنی زندگی کو مفید، بامقصد اور صحیح کاموں میں استعمال کیا جائے اور اچھے اعمال کے ذریعے ان گھڑیوں کو اپنے حق میں حجت بنایا جائے تاکہ کل، آنے والے وقت میں کامیابی نصیب ہو اور انسان مایوسی اور محرومی سے بچ سکے۔

محرم سالِ نو

☆ محرم ہجری کیلنڈر کا وہ مہینہ ہے جس سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے

☆ سالِ نو کا آغاز ایک نئے عزم اور جذبے سے کیا جائے اور اس کے لئے ذہنی و عملی طور پر تیاری کی جائے مثلاً۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنا
- عبادات کو شوق اور رغبت سے ادا کرنے کی کوشش کرنا
- والدین کی خدمت اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی میں بہتری لانا
- اہل خانہ اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینا
- نفع مند علم حاصل کرنے اور ذاتی اصلاح کی منصوبہ بندی کرنا
- معاشرے کے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرنا۔

محرم اور کربلا؟

واقعہ کربلا وفات النبی ﷺ سے ۵۰ سال بعد محرم ۶۱ ہجری میں پیش آیا جبکہ سنتِ نبویؐ مکمل ہو چکی تھی۔ سو واقعہ کربلا کے حوالے سے جو اعمال وافعال ثواب اور نیکی سمجھ کر انجام دیئے جاتے ہیں، وہ کسی درجے میں بھی سنت نہیں کہلائے جاسکتے کہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں بلکہ یہ واضح طور پر شریعتِ محمدی میں اضافہ اور بدعت ہیں۔

www.NurulQuran.com | nq-international.com | NurulQuran.com/rewards

نئے سال کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا،
بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ،
وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ:
اے اللہ !
اس کو ہم پر امن وایمان،
سلامتی اور اسلام کے ساتھ،
رحمن کی خوشنودی اور شیطان
سے حفاظت کے ساتھ لائیے۔

جب نیا سال شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ
ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے اور بتاتے تھے۔
(معجم الصحابة للبغوی:1539)

1438

www.NurulQuran.com | nq-international.com | NurulQuran.com/rewards

Dua for the New Year

"O Allah, commence this year upon us with security and Faith, with safety and in Islam and with Pleasure of the Most Merciful and protection from the vicinity of shaitan."

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا،
بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ،
وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔

Upon the start of the new year, the sahaba would teach and would tell eachother about this Dua (Mu'ajam As-sahaya' lilbaghwee: 1539)

1438

محرم کی حرمت کا خیال رکھیں

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے جہاں حرمت والے مہینوں کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ فرمایا:

...فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ (التوبة:36) ''پس ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو''

یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کی نافرمانی کا ہو یا گناہ، بدعات اور منکرات میں سے ہو۔

☆ محرم، حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے چنانچہ ضروری ہے کہ ہم اس کی حرمت کا لحاظ رکھیں اور اس مہینے میں ہر ایسا کام کرنے سے بچیں جو کسی بھی طرح سے اس کی حرمت کو پامال کرتا ہو۔

☆ ہر قسم کے جھگڑے، فتنہ وفساد سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

☆ اپنے بھائیوں کی جان، مال اور عزت کی حرمت کا خیال رکھیں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ ''تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔'' (صحيح البخاری:1739) کیا آپ کا یہ پیغام ہمارے لئے کافی نہیں؟

☆ زبان اور عمل دونوں سے ہر ایسے کام سے بچیں جو دوسرے کی اذیت اور تکلیف کا باعث بنے یا جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔

☆ صحابہ کرامؓ جیسی بے مثال شخصیات کے لئے کوئی نازیبا کلمات ادا نہ کریں جن سے ان کی بے ادبی اور توہین ہو۔

☆ کوئی رنجش اور ناچاقی ہو بھی تو وہ ختم کردیں اور صلح و امن کا پیغام قول وعمل کے ذریعے عام کریں۔

اللہ تعالی ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین